كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

عقائدِ محمودیہ

نمبر ۲

یعنی

امتِ محمدیہ کی سعادت سے محرومی

مؤلفہ

جناب مولوی میر مدثر شاہ صاحب گیلانی پشاوری

سنہ ۱۹۱۹ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا

www.aaiil.org

انگریزی ترجمۃ القرآن

حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تقریباً آٹھ سال محنت شاقہ سے اس انگریزی ترجمہ کو تیار کیا ہے ترجمہ کے نیچے فٹ نوٹوں میں ترجمہ کے متعلق تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اس تفسیر کی معنوی خوبیوں کیلئے صرف یہی کہنا کافی ہے کہ حضرت مولوی صاحب موصوف عرصہ بیس سال سے متواتر مذہبی تحقیقات اور مطالعہ میں شب و روز مصروف رہے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے فیض صحبت میں تربیت پائی ہے جن کی مذہبی تحقیق دوست و دشمن کو مسلم ہے یہ ترجمہ ایک عجیب و غریب صورت میں چھپا ہے نصف صفحے میں عربی متن ہے اس کے بالمقابل نصف صفحے میں ہر آیت کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ ہے اور اسکے نیچے نوٹ ہیں اصلی متن نہایت خوشخط عربی عبارت میں ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ کیونکہ ولایت میں چھپا ہے +

اس قرآن مجید کو دو ایڈیشنوں پر چھپایا گیا ہے۔ **قسم اعلیٰ** تو نہایت اعلیٰ درجہ کے انڈیا پیپر پر ہے۔ اور اسکی جلد سبز رنگ کے مراکو چمڑے سے بندھوائی گئی ہے۔ اس کا ہدیہ بیس روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے ایک روپیہ محصول اور پیکنگ وغیرہ کیلئے ہدیہ کے ساتھ آنا چاہئے۔ **قسم دوم** بھی عمدہ کاغذ پر ہے جو ذرا موٹا ہے لکھائی چھپائی قسم اول کی سی ہے۔ جلد کپڑے کی ہے۔ ہدیہ پندرہ روپے علاوہ محصولڈاک ہے محصول و پیکنگ وغیرہ ایک روپیہ ہے۔ دونوں قسموں کے قرآن مجید کے محدود نسخے اب ولایت سے آئے ہیں جن حضرات کو ابھی تک اس نعمت غیر مترقبہ کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ اب اپنی درخواست جلد بھیجدیں ورنہ پھر انتظار کرنا پڑیگا۔ درخواست کے ساتھ پورا ہدیہ یا کم از کم کچھ روپے پیشگی آنے چاہئیں۔ اور باقی کے لئے وی پی بھیجا جاسکتا ہے مگر بغیر پیشگی وصول ہونے کے قرآن مجید نہیں بھیجا جاتا +

درثمین مکمل حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صوفیانہ نظموں کا ایک دلچسپ اور دلفریب مجموعہ ہے جسمیں اردو و فارسی نظموں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ان نظموں کی خوبی کیلئے حضرت مصنف کا نام ہی کافی ہے۔ اس قدر ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر تصوف اور عشق الٰہی کا بہترین نقشہ دیکھنا ہو تو ان نظموں کو پڑھئے قیمت غیرمجلد ۹ر مجلد ۱۲ر

ملنے کا پتہ مہتمم تصنیفات احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد۔ ناظرین! جناب میاں محمود احمد صاحب اور اُن کے مُریدوں کا کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ اُمّتِ محمدیہؐ میں سوائے حضرت میرزا صاحب کے اور کوئی شخص بھی نبی نہیں گذرا۔ چنانچہ میاں صاحب لکھتے ہیں:۔

"اسلئے ہم اس اُمّت میں **صرف ایک ہی نبی** کے قائل ہیں۔ آیندہ کا حال پردۂ غیب میں ہے۔ اُس کی نسبت ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔ آیندہ کے متعلق ہر ایک خبر پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے۔ اس پر بحث کرنا انبیاء کا کام ہے نہ ہمارا۔ پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس اُمّت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گذرا۔ کیونکہ اسوقت تک نبی کی تعریف کسی اور انسان پر صادق نہیں آئی۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۸) +

پھر لکھتے ہیں:۔

"لیکن چونکہ اس اُمّت میں سوائے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے کسی جماعت کو آخرین نہیں قرار دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ **رسول بھی صرف مسیح موعود ہیں**۔ اور چونکہ محدّثین تو پہلے بہت گذر چکے ہیں۔ اسلئے یہ بھی ثابت ہوا کہ مسیح موعود کی رسالت **محدّثیت والی نہیں**" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۳۱) +

مگر حضرت میرزا صاحب نے ہرگز کبھی دعوئے نبوّت نہیں کیا۔ جناب میاں صاحب کے نزدیک اشتہار موسومہ "ایک غلطی کا ازالہ" اعلانِ نبوت ہے (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۴) لیکن میں انشاء اللہ تعالےٰ اسی اشتہار سے ناظرین کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اشتہار

اعلانِ نبوّت نہیں بلکہ اعلان تردیدِ نبوت ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب اسی اشتہار میں یہ لکھتے ہیں :-

"پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعوے نبوّت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسُول بنایا ہے۔ اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسُول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں (ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۹) +

اس عبارت میں حضرت میرزا صاحب نے نبوت و رسالت کے دعوے سے صریح انکار کیا ہے بلکہ ان لوگوں کو جھوٹا اور ناپاک خیال لکھا ہے جو انکی طرف دعوئے رسالت و نبوت کو منسوب کرتے ہیں ہاں بروزی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بروزی نبی۔ نبی نہیں ہوتا بلکہ یہ کوئی الگ دعوے ہے ورنہ اگر بروزی نبی بھی ہوتا ہے تو پھر عبارت یوں ہو جاویگی :-

"کہ میں نے نبوت کا دعوے نہیں کیا۔ اور میں نے نبوت کا دعوے کیا ہے"

نبوّت کا انکار اور بروزی نبوّت کا اقرار خود بتلاتا ہے کہ بروزی نبوّت۔ نبوّت نہیں ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ بروزی نبوت کیا شے ہے؟ سو اس کی تشریح بھی اُسی اشتہار میں ان الفاظ میں موجود ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

اگر بروزی معنوں کے رُو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسُول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم سو یاد رکھنا چاہئے کہ ان معنوں کے رُو سے مجھے نبوّت اور رسالت سے انکار نہیں ہے اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا"۔

حاشیہ* یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیگی جو پہلے نبی اور صدیق پاچکے۔ (ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۲)

عبارت بالا سے ثابت ہے کہ آیتہ اھدنا الصراط المستقیم میں بروزی نبوّت کے مانگنے کی دُعا ہے۔ گویا صراط مستقیم کا مانگنا دراصل بروزی نبوت کا مانگنا ہے یا یُوں سمجھنا چاہئے کہ صراط مستقیم پر ہونا بروزی نبی ہونا ہے۔ پس جو شخص صراط

مستقیم پر ہوگا۔ وہ حسب تشریح میرزا صاحب بُروزی نبی ہوگا۔ بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ اُمّتِ محمدیہ سے یہ وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے **انعام** پائیگی جو پہلے **نبی و صدیق** پاچکے ہیں۔ گویا **بُروزی نبوّت** کا دروازہ اُمّت محمدیہ کے لئے کُھلا ہوا ہے۔ اور میں پہلے بتلا چکا ہوں۔ کہ میرزا صاحب بھی **بروزی نبوت** کے مُدعی ہیں۔ مگر مکرم میاں صاحب فرماتے ہیں کہ اُمّت محمدیہ میں سوائے مسیح موعود کے اور کوئی نبی نہیں گذرا جس سے ثابت ہوا۔ کہ میرزا صاحب سے پہلے جسقدر صحابۂ کرام و آئمۂ اہلبیت عظام یا دیگر اہل اللہ گذرے ہیں۔ اُن میں سے ایک بھی بُروزی نبی نہیں ہوا۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ ایک بھی صراط مستقیم پر نہیں ہوا۔ کیونکہ بُروزی نبی ہونا یا صراطِ مستقیم پر ہونا ایک ہی بات ہے۔ جیسا کہ میں ابھی ثابت کر آیا ہوں انعام کا وعدہ تو سب اُمّت کے ساتھ ہوا مگر ملا صرف ایک کو۔ العجب سُورہ فاتحہ میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔ مُنعم علیہ۔ مغضُوب علیہ۔ ضالین۔ جب بقول میاں صاحب اِس اُمّت میں آج سے پہلے کسی کو بھی انعام نبوت نہیں ملا۔ تو پھر کُل اُمّت کو باقی دو گروہوں میں سے کسی ایک میں شامل کرنا پڑیگا۔ اگر یہ سچ ہے تو معلوم ہوا کہ جو لوگ میرزا صاحب سے پہلے گذر چکے ہیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اُمّتی نہ تھے۔ کیونکہ اگر وہ اُمّتی ہوتے تو اُن کو بھی موعُودہ نعمتِ نبوت ملتی۔ اور یا یہ ماننا پڑیگا کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ صحیح نہ نکلا۔ نعوذ باللہ۔ مگر اللہ تعالےٰ تو صادقُ الوعد ہے۔ اسلئے یہی ماننا پڑیگا۔ کہ جسقدر صحابہ و آئمہ و مُجدّدین گذر چکے ہیں۔ وہ **درحقیقت اُمّتی** نہ تھے اِستغفراللہ۔ بقول میرزا صاحب بُروزی نبُوّت جو صراط مستقیم پر ملتی ہے اسکی مستحق سب اُمّت ہے۔ مگر بقول میاں صاحب خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ بُروزی نبی صرف ایک ہی ہوگا۔ جو چودھویں صدی ہجری کے سر پر مبعُوث ہوگا تو پھر چودھویں صدی سے پہلے کے مردوں اور عورتوں کو ان کی پنج وقتہ نمازوں میں صراط مستقیم کی دعا

کے لئے بیفائدہ طور سے کیوں مکلف کیا گیا۔ اور اگر صراط مستقیم مانگنے کی دعا عام ہے۔ تو جو لوگ صراط مستقیم پر قائم ہونگے۔ وہ سب کے سب حسب بیان میرزا صاحب بروزی نبی ہونگے۔ کیا یہ دھوکہ نہیں کہ بروزی نبوت کو تو در اصل خدا تعالےٰ نے بقول میاں صاحب بند رکھا ہوا ہے مگر اسکے دینے کا نعوذ باللہ جھوٹا وعدہ اور طمع خام سورۂ فاتحہ میں لوگوں کو دلایا نہیں نہیں اس نعمت کا دروازہ سب اُمت کے لئے قیامت تک کھلا ہے۔ جو ڈھونڈیگا سو پائیگا۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ من عمل صلحاً من ذکرٍ او انثیٰ وھو مؤمن فلنحیینہ حیٰوۃً طیبۃً ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون ۱۶/۹ ترجمہ جو مومن ہو کر نیک کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت تو ہم اُس کو ضرور پاک زندگانی سے زندہ کردینگے اور اُنکے نیک کاموں کا جو وہ کرتے تھے باضرور بدلہ دینگے۔ مگر بخیل انسان خدا تعالیٰ کو بھی اپنے تنگ نفس پر قیاس کرتا ہے۔ حضرت میرزا صاحب نبوت کی تشریح کرتے ہوئے اسی اشتہار میں یوں لکھتے ہیں:-

"اور اس آیت (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کردیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کرسکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کیگئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے[۱] اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے"۔

[۱] ایک محمودی مولوی صاحب نے اثنا بحث میں اس فقرے کے یہ معنے کئے کہ یہ کھڑکی تو صدیقی ہے لیکن جو شخص اس کھڑکی سے گذر کر اندر داخل ہو جاتا ہے تو آگے جاکر وہ نبی بنجاتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو پھر اس کھڑکی کا نام کذب یا دھوکے کی کھڑکی ہونا چاہئیے کیونکہ باہر تو کچھ لکھا ہے اور اندر کچھ اور +

حضرت میرزا صاحب نے خاتم النبیین کے یہ معنے کئے ہیں کہ نبوت کی کُل کھڑکیوں کے بند ہونے کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں یعنے جُزوی نبُوّت کا دروازہ بھی بند ہے مگر جو شخص تابعداری میں اپنا صدیق ہونا ثابت کرے تو صرف اُس پر پیشگوئیوں کا یعنی جُزوی نبوت کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ اگر یہ اشتہار غیر تشریعی نبُوّت کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا جیسا کہ جناب میاں صاحب کا مذہب ہے، تو اسمیں یہ لکھا ہوا ہوتا۔ کہ

"نبُوت کی تمام کھڑکیاں کھُلی ہیں مگر ایک کھڑکی تشریعی نبوت کی بند ہے"

اور یہ لکھا ہُوا نہ ہوتا۔

"کہ نبُوّت کی تمام کھڑکیاں بند کیگئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے" +

اگر سیرت صدیقی کی کھڑکی بھی نبُوّت کی کھڑکی ہے تو پھر حضرت میرزا صاحب کی عبارت کی تقدیر یُوں ہوگی۔ "کہ نبُوّت کی تمام کھڑکیاں بند ہیں مگر نبوت کی تمام کھڑکیاں کھلی ہیں"۔

افسوس کہ جس صدیق کی بدولت اور جس کے نام پر یہ کھڑکی کھلی ہے وہ تو نبی نہ بن سکا۔ مگر جس کے نام پر یہ کھڑکی نہیں وہ نبی بن گیا۔ تلك اذا قسمة ضيزىٰ ($\frac{۵۳}{۲۲}$) شاید وہ اسلئے نبی نہ بنا ہو کہ وہ کھڑکی کی دہلیز پر ہی کھڑا رہا۔ اور اندر داخل نہ ہوسکا یا شاید اسلئے نہ بنا ہو کہ وہ نعُوذ باللہ رسمی مسلمان تھا۔ کیونکہ لکھا ہے۔

"کہ ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کرسکے" +

جب صدیق نعُوذ باللہ رسمی مسلمان تھا تو فارُوق و عُمر تضےٰ رضی اللہ عنہما نعُوذ باللہ رسمی مسلمان ہونگے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ عبارت مذکورہ بالا میں رسمی مسلمان کو ہندُوؤں عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ رکھا گیا ہے اور ان سب پر نبوت کا دروازہ بند ہونا لکھا گیا۔ پس اب یُوں سمجھنا چاہئے کہ یہودیوں اور عیسائیوں اور رسمی مسلمانوں کے درمیان کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ اب اگر بقول جناب میاں صاحب نبی کا لفظ صحابۂ کرام کی نسبت استعمال نہیں ہوسکتا۔ تو نعُوذ باللہ وہ اس زمرہ میں داخل ہونگے،

جس کا ذکر ابھی میں نے کیا ہے۔ جب خود میرزا صاحب نے صدیقی کھڑکی کے معنے فنا فی الرسول کر دیئے ہیں۔ تو اب کسی دوسرے کو اسکے خلاف معنے کرنے کا کیا حق ہے۔ اگر فنا فی الرسول شخص رسول ہی ہوتا ہے تو میاں صاحب کی منطق کے بموجب فنا فی اللہ شخص خدا ہی ہوگا۔ استغفراللہ۔ اگر صدیقی کھڑکی سے گذر کر اور اندر داخل ہو کر نبوت ملجاتی ہے تو پھر نبوت کی باقی سب کھڑکیوں کو بند کر دینا ایک عبث امر ہے۔ فرض کرو کہ ایک کمرہ ہے جس کے اندر نبوت رکھی ہوئی ہے۔ اسکی مثلاً دس کھڑکیاں ہیں ایک ان میں سے کھلی ہے تو اندر داخل ہونے والے کے لئے ایک کھڑکی کا کھلا ہونا یا سب کا کھلا ہونا مساوی ہے۔ اسنے تو ایک ہی کھڑکی سے داخل ہونا ہے۔ اگر ایک کھلی ہے تب بھی وہ اس کمرہ کے اندر پہنچ جاویگا۔ اور اگر سب کھلی ہیں تب بھی وہ اس کمرہ کے اندر پہنچ جائیگا +

حضرت میرزا صاحب کا یہ فقرہ

"کہ سیرت صدیقی کی ایک کھڑکی کھلی ہے"

یہ مطلب رکھتا ہے کہ صدیقیت حاصل کرنے کی راہ کھلی ہے نہ یہ کہ نبی بننے کی راہ کھلی ہے صدیق وہ ہوتا ہے جو فنا فی الرسول ہو۔ یعنے کامل متبع صدیق کہلاتا ہے۔ اور بلاشک کامل متبع نبوت کی چادر کے نیچے ہوتا ہے۔ اور وہ ایک ذرہ باہر نہیں نکل سکتا اگر وہ ایک ذرہ ادھر ادھر ہو جائے یا اس کے جوئے سے گردن پھیرے تو وہ صدیق نہیں حضرت میرزا صاحب تو صدیق کو اصلی مسلمان قرار دیتے ہیں۔ مگر جناب میاں صاحب صدیق کو رسمی مسلمان سمجھتے ہیں حضرت میرزا صاحب فنا فی الرسول کی یہ تشریح کرتے ہیں:

"ہاں ایسا نبی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ اور نبوت تامہ نہیں رکھتا جس کو دوسرے لفظوں میں محدث بھی کہتے ہیں وہ اس تحدید سے باہر ہے کیونکہ وہ بباعث اتباع اور فنا فی الرسول ہونے کے جناب ختم المرسلین کے وجود میں ہی داخل ہے جیسے جزو کل میں داخل ہوتی ہے" + (ازالہ اوہام پہلا اڈیشن صفحہ ۵۷۵) دوسرا اڈیشن صفحہ ۲۰۸ +

معلوم ہوا کہ محدث فنا فی الرسول ہوتا ہے۔ اور جناب ختم المرسلین کے وجود میں ہی

داخل ہوتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں وہ نبوت محمدیہ کی چادر کے نیچے ہوتا ہے آنحضرتؐ کے وجود میں داخل ہونا یا نبوت محمدیہ کی ردا کے نیچے ہونا ایک ہی بات ہے۔ گویا فنافی الرسول کا مقام درحقیقت یہی ہے کہ متبع جزو ہوتا ہے اور متبوع کُل اور وہ جزو اس کُل میں داخل ہوتا ہے۔ جزو کُل میں داخل ہو سکتا ہے۔ مگر کُل کُل میں داخل نہیں ہو سکتا پس ثابت ہوا کہ فنافی الرسول محدث ہوتا ہے نہ کہ نبی۔ ہاں محدث ظلی نبی ہوتا ہے بلکہ ظلی نبوت کا دروازہ تمام اُمت کے لئے کُھلا ہے جیسا کہ حضرت میرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس اُمت کیلئے کوئی نبی نہیں آئیگا نیا ہو یا پُرانا اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا ہاں محدث آئینگے جو اللہ جلشانہ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے میں ایک ہوں" (نشان آسمانی صفحہ ۲۸)

اور پھر لکھتے ہیں:۔

اور خدا تعالےٰ نے اس اُمت کو اُس انعام کے مانگنے کیلئے تب ہی حکم فرمایا کہ اوّل اُس انعام کے عطا کرنے کا ارادہ بھی کر لیا ہے۔ پس اس آیت (اہدنا الصراط المستقیم) سے بھی کھلے کھلے طور پر یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ اس اُمت کو ظلی طور پر تمام انبیاءؑ کا وارث ٹھیراتا ہے تا انبیاء کا وجود ظلی طور پر ہمیشہ باقی رہے اور دُنیا اُن کے وجود سے کبھی خالی نہ ہو..... خلیفہ کے لفظ کو بھی جو استخلاف سے مفہوم ہوتا ہے تدبّر سے نہیں سوچتے کیونکہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسُول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسُول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو... کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسُول کا ظل ہوتا ہے (شہادۃ القرآن صفحہ ۵۳-۵۷)

اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ وہ انعام جس کے ملنے کا وعدہ اُمت محمدیہ سے کیا گیا ہے اور جس کے دینے کا ارادہ پہلے ہی سے اللہ تعالےٰ نے کیا ہوا ہے وہ ظلی نبوّت ہے

اور آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں ظلی نبوّت مانگنے کی دُعا ہے۔ گویا جو شخص صراط مستقیم پر ہو گا۔ اور جو شخص منعم علیہ ہو گا وہ درحقیقت ظلی نبی ہے۔ پس اگر بقول میاں صاحب حضرت ابوبکرؓ و دیگر صحابہؓ ظلی نبی نہیں تھے تو نتیجہ یہ نکلا کہ نعوذ باللہ وہ سب کے سب درحقیقت صراط مستقیم پر نہ تھے بلکہ صرف ایک مرزا صاحب ہی صراط مستقیم پر تھے۔ حوالہ بالا میں حضرت صاحب نے یہ بھی مانا ہے کہ ظلی انبیاء کا وجود ہمیشہ اس اُمت میں رہتا ہے۔ اور دُنیا اُن کے وجود سے کبھی خالی نہیں رہتی۔ اسی مضمون کی تائید میں حضرت صاحب کا ایک آخری حوالہ نقل کرتا ہوں جو آپ کی وفات سے چند روز پیشتر کا ہے +

"چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب نے خود جلسۂ مہوتسو میں جہاں کہ تمام مذاہب کے لوگ جمع تھے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ افسوس ہے کہ اسلام میں آج کل ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جو نشان دکھا سکیں گویا خود اقرار کر لیا کہ ہمارا مذہب بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب ہے۔ اور زندگی کے جو علامات ہوتے ہیں وہ اب اس میں موجود نہیں۔ اب غور کرو کہ کیا اسلام کی عزّت ایسی ہی باتوں میں ہے۔ نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اور کیا ذلّت ہو گی کہ اسلام کو ایسے لوگوں سے خالی مانا جائے جن سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہو۔ اور جن کی صداقت کے ثبوت کے واسطے ان کے ساتھ زبردست غیب پر مشتمل نشان موجود ہوں۔ یاد رکھو کہ اگر خدانخواستہ ایسا بھی کوئی زمانہ آجاوے۔ کہ اسلام میں یہ برکات نہ رہیں تو یقین رکھو کہ اسلام بھی اور مذہبوں کی طرح مر گیا۔ کیونکہ زندگی کی جو علامت تھی جب وہی مفقود ہے تو زندگی کیسی" + (حجۃ اللہ تقریر حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۲ سنہ ۱۹۰۸ء)

یہ حوالہ بالکل صاف ہے۔ اس میں حضرت صاحب نے مانا ہے کہ اگر اسلام کو ایسے لوگوں کے وجود سے خالی مانا جائے کہ جن سے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ نہ کیا ہو اور جن کے پاس اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے زبردست غیب پر مشتمل نشان موجود ہوں۔ تو پھر یقین رکھو کہ اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ اور ذلیل اور بدترین مذہب ہو گا

اور اس سے بڑھ کر اور کوئی ذلت نہیں ہو سکتی۔ پس ثابت ہوا کہ جس قسم کی نبوت حضرت میرزا صاحب کو ملی ہے اُسی قسم کی نبوت اُمّتِ محمدیہ میں پہلے لوگوں کو بھی ملتی رہی ہے۔ اور اگر پہلے لوگوں کی نبوت سے انکار کیا جائے تو ماننا پڑیگا کہ اسلام برھموؤں اور آریہ مذہب کی طرح ایک مُردہ مذہب رہا۔ جناب میاں صاحب کا یہ مذہب ہے کہ میرزا صاحب سے پہلے اس امت میں کوئی نبی نہیں گذرا۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ میاں صاحب کے نزدیک تیراں صدیوں تک اسلام بھی برھموؤں۔ آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کی طرح ایک مُردہ اور ذلیل اور بدترین مذہب رہا۔ کیونکہ پہلے اس امت میں کوئی نبی نہیں گذرا۔ اس مقام پر آکر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور جناب میاں صاحب بالکل ہم مذہب نظر آتے ہیں۔ کیونکہ دونوں صاحبان اسلام کو ایک مُردہ اور ذلیل مذہب قرار دیتے ہیں۔ البتہ فرق صرف اسقدر ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب صرف آجکل اسلام کو مردہ اور بدترین مذہب کہتے ہیں۔ اور میاں صاحب ہمیشہ سے اسلام کو ایک مردہ اور بدترین مذہب فرماتے ہیں۔ گویا اسلام کی جن خوبیوں کا انکار مولوی محمد حسین صاحب صرف اس زمانہ میں کرتے ہیں اسلام کی انہی خوبیوں کا اِنکار میاں صاحب تیراں سو سال کیلئے کرتے ہیں۔ اور اسلام میں جن خوبیوں کا اقرار مولوی محمد حسین صاحب گذشتہ زمانہ کے کُل خاندان اسلامیہ و محمدیہ کیلئے کرتے ہیں اسلام کی انہی خوبیوں کا اقرار میاں صاحب موجودہ زمانہ میں صرف اپنے خاندان مُغلیہ اور محمودیہ کیلئے کرتے ہیں۔ لیکن ہم دونوں خاندانوں میں خوبیوں کا اقرار کرتے ہیں جبکہ وہ خاندان کے اندر ہوں۔ اور دونوں خاندانوں میں خوبیوں کا انکار کرتے ہیں جبکہ وہ خاندان کے اندر نہ ہوں۔ الغرض اگر ایک فریق نے افراط کی راہ کو اختیار کیا تو دوسرے فریق نے تفریط کی راہ پر قدم مارا۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں فریقوں کو محاسن اسلام سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

پھر اسی حجۃ اللہ میں نبوت کی بحث کرتے ہوئے حضرت میرزا صاحب

فرماتے ہیں :۔

یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون اللہ تعالیٰ سچا ہے اور جھوٹ نہیں کہتا وہ فرماتا ہے کہ آدم سے لیکر اخیر تک جتنے بھی نبی آئے ہیں ان تمام سے ہنسی ٹھٹھا کیا گیا۔ مگر جب وقت گذر جاتا ہے پھر لگتے ہیں تعریفیں کرنے

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

پر بھی قریباً دوسو علماء وقت نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ مگر اُن کے دوسو برس بعد انکو کیسا کامل اور پاکباز صادق انسان مانا گیا! اور کیسی قبولیت ہوئی کہ دُنیا جانتی ہے"۔ (حجۃ اللہ صفحہ ۴ کالم اول) +

یہ حوالہ ایک فیصلہ کن حوالہ ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ حضرت سید عبدالقادر گیلانی قدس سرہ بھی نبی ہیں بلکہ انکی نبوت کے ثبوت میں میرزا صاحب نے آیت قرآنی کو بھی پیش کیا ہے پس حضرت سید گیلانی بروے قرآن و بروے بیان میرزا صاحب نبی ہیں۔ لیکن انکی نبوت سے جناب میاں صاحب منکر ہیں۔ کیا انہیں یہاں آکر اپنا لکھا ہوا فتویٰ بھول گیا۔ کہ مسلمان وہی ہے۔ جو سب ماموروں کو مانے (تشحیذ الاذہان نمبر ۴ جلد ۶ بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۲۱)

اور یہ بھی بھول گیا۔ کہ

"نبی کے انکار کے متعلق پارہ چھ کے ابتدائی رکوع کو پڑھا جاوے یعنے (ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ و یقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا و اعتدنا للکافرین عذابا مھینا (تشحیذ الاذہان نمبر ۴ جلد ۶ صفحہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء آیت ہذا کا تفسیری ترجمہ یہ ہے :۔

جو لوگ خدا اور اسکے رسُولوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور خدا اور اسکے رسُولوں میں فرق کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر تو ایمان لاتے ہیں (یعنے میرزا صاحب) اور بعض کا انکار کرتے ہیں (یعنے حضرت سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ) اور اسکے درمیان ایک اور راہ نکالنا

چاہتے ہیں یعنی ایک طرف حضرت آدم سے لیکر حضرت نبی کریم صلعم تک لاکھوں اور دوسری طرف حضرت میرزا صاحب سے لیکر قیامت تک ہزاروں نبی مانتے ہیں مگر حضرت نبی کریم اور حضرت میرزا صاحب کے درمیان ایک نبی بھی نہیں مانتے۔ بلکہ سب اُمت محمدیہ کو کافر یا ملعُون قرار دیتے ہیں۔ نہیں نہیں وہ تو ہرگز کافر اور ملعُون نہیں بلکہ پکے کافر تو وہی ہیں جو دوسرونکو کافر ٹھیراتے ہیں ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی　　کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

پھر حضرت صاحب لکھتے ہیں:-

"پھر اُس کا ہاتھ پکڑتا ہے اور اُسے اتقا اور معرفت کے اعلےٰ مراتب کی طرف ترقی دیتا ہے۔ اور اُسے ان لوگوں میں داخل کرتا ہے جو گذر چکے ہیں اس سے پہلے صلحاء اور اولیا سے اور رسُولوں سے اور نبیوں سے پس اُن کے کمال جیسا کمال عطا کرتا ہے اور ان کے جمال جیسا جمال اور اُن کے جلال جیسا جلال اور زمانہ اور مصلحت اسباب کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ اس آدمی کو ایک خاص نبی کے قدم پر بھیجا جائے سو اُسے دیا جاتا ہے اُس کے علم جیسا علم اور اس کی عقل جیسی عقل اور اس کے نور جیسا نور اور اس کے نام جیسا نام اور اللہ تعالےٰ ان دونوں کی ارواح کو دو متقابل آئینوں کی طرح رکھ دیتا ہے پس نبی مثل اصل کے ہوتا ہے۔ اور ولی مثل ظل کے"۔ (کرامات الصادقین صفحہ ۵۸ ترجمہ) +

ظلّی نبوت کو سمجھنے کیلئے یہ حوالہ کس قدر صاف کسقدر روشن اور کس قدر بیّن ہے کہ اس پر ایزادی کی کوئی حاجت نہیں۔ حضرت صاحب نے اسی حوالہ میں مانا ہے کہ ہر ولی ظلی نبی ہے۔ اور اُسکو اللہ تعالیٰ نبیوں اور رسولوں میں داخل کرتا ہے۔ پس یہ عقیدہ جناب میاں صاحب کا کہ ظلی نبی صرف حضرت میرزا صاحب ہی ہیں بموجُودگی ایسے حوالجات کے صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر اُمت محمدیہ میں اس سے پہلے کوئی ظلی نبی نہیں ہُوا تو اس سے لازم آتا ہے کہ اس سے پہلے اُمت محمدیہ میں کوئی ولی بھی نہیں ہُوا

پھر لکھتے ہیں:-

"اور ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں ۔ اخلاق میں ۔ عبادات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں ۔ پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت کے تمام کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر سکتیں ۔ تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو ..... اور چونکہ وہ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات تمام انبیائے ہیں اسلئے اُس نے ہماری پنجوقتہ نماز میں ہمیں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنے اے ہمارے خدا ہم سے پہلے جس قدر نبی اور رسول اور صدیق اور شہید گذر چکے ہیں ۔ ان سب کے کمالات ہم میں جمع کر یہ تو عام طور پر حکم ہے ۔ اور خواص کے مدارج خاص اسی سے معلوم ہو سکتے ہیں ۔ اسی وجہ سے اس اُمت کے باکمال صوفی اس پوشیدہ حقیقت تک پہنچ گئے تھے کہ انسانی فطرتوں کے کمال کا دائرہ اسی اُمت نے پورا کیا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۲)

حوالہ بالا سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء گذشتہ کے کمالات کو حاصل کر لینا ایک عام حکم ہے مگر جناب میاں صاحب اسکو ایک خاص حکم قرار دیتے ہیں :-

"اللہ وتر ہے اور وتر سے پیار کرتا ہے ۔ اور اسی لئے اسکی یہ سُنت جاری ہے کہ وہ بعض اولیاء کو بعض انبیاء کے قدم پر بھیجتا ہے ۔ پس جو شخص کسی نبی کے قدم پر مبعوث ہوتا ہے اوہ ملاء اعلےٰ میں اُسی نبی کے نام پر پکارا جاتا ہے" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۷۶)

"اور کہ اولیاء میں سے اس کے بندے ہیں جن کے آسمان پر نبیوں کے نام رکھے جاتے ہیں کیونکہ وہ جوہر اور طبیعت میں ان سے مشابہ ہوتے ہیں ۔ اور اسلئے کہ اُن کے نور سے نور لیتے ہیں ۔ اور اُن کے خلق پر مخلوق ہوتے ہیں" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۷۵)

"اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے ۔ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانیت بھی اسلام کے اندرونی مفاسد کے غلبہ کے وقت ہمیشہ ظہور فرماتی رہتی ہے ۔ اور حقیقت محمدیہ کا حلول ہمیشہ کسی کامل متبع میں ہو کر جلوہ گر ہوتا ہے ۔ اور جو احادیث میں آیا ہے کہ مہدی پیدا ہوگا اور اس کا نام میرا ہی نام ہوگا ۔ اور اُس کا خُلق میرا ہی خلق ہوگا ۔ اگر یہ حدیثیں صحیح ہیں تو یہ اسی نزول رُوحانیت کی طرف اشارہ ہے لیکن وہ نزول کسی

خاص فرقہ میں محدود نہیں صدہا ایسے لوگ گذرے ہیں کہ جنہیں حقیقت محمدیہ متحقق تھی اور عند اللہ ظلی طور پر ان کا نام **محمد** یا **احمد** تھا (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۶)

پھر اسی اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں حضرت صاحب لکھتے ہیں:-

"اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنے لغت کے رُو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پاکر غیب کی خبر دینے والا پس جہاں یہ معنے صادق آئینگے نبی کا لفظ بھی صادق آئیگا اور نبی کا رسُول ہونا شرط ہے.... اب اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ان **معنوں** کے رُو سے انکار کیا جاوے تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ اُمت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے بے نصیب ہے" +

حوالہ بالا میں میرزا صاحب نے اپنے آپ کو لغوی نبی ظاہر کیا۔ اور پھر اس لغوی نبوت کے متعلق لکھا "اب اگر آنحضرت صلعم کے بعد ان معنوں سے انکار کیا جائے۔ تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ امت **مکالمات و مخاطبات** الٰہیہ سے بے نصیب ہے"۔ پس ثابت ہوا کہ مکالمہ مخاطبہ پانا یا لغوی نبی ہونا ایک ہی بات ہے۔ اور اس نبوت کی مستحق تمام اُمت ہے۔ مگر اس سے جناب میاں صاحب منکر ہیں۔ پھر اُسی اشتہار میں حضرت صاحب لکھتے ہیں:-

"نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے... جس کے معنی ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا اور نبی کیلئے شارع ہونا شرط نہیں" +

ہمارے دوست مبائعین اس فقرہ کو لیکر کہتے ہیں۔ کہ چونکہ نبی کیلئے شارع ہونا شرط نہیں اسلئے میرزا صاحب نبی ہیں۔ لیکن اتنا نہیں سوچتے کہ پیچھے حضرت صاحب لغوی نبی کی بحث کرتے چلے آتے ہیں جس سے ثابت ہؤا کہ لغوی نبی کیلئے شریعت کا لانا شرط نہیں۔ یہ لوگ لغوی نبی اور اصطلاحی نبی میں فرق نہیں کرتے۔ حالانکہ حضرت صاحب نے خود ان میں فرق کیا ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں:-

"اسلام کی **اصطلاح** میں نبی اور رسُول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی اُمت نہیں کہلاتے اور براہِ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلئے **ہوشیار** رہنا چاہئے کہ اس جگہ بھی یہی معنے نہ سمجھ لیں" + (خط حضرت میرزا صاحب از اخبار الحکم ۲۹ جلد ۳ - ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

یہ خدا کا رسول ہے نبیوں* کے حُلّوں میں ۔

*حاشیہ ۔ یہ الفاظ بطور استعارہ ہیں جیسا کہ حدیث میں بھی مسیح موعود کیلئے نبی کا لفظ آیا ہے ظاہر ہے کہ جس کو خدا بھیجتا ہے وہ اس کا فرستادہ ہی ہوتا ہے اور فرستادہ کو عربی میں رسول کہتے ہیں اور جو غیب کی خبر خدا سے پاکر دیوے اسکو عربی میں نبی کہتے ہیں اسلامی اصطلاح کے معنے الگ ہیں اس جگہ محض لغوی معنی مراد ہیں"۔ (اربعین ۲ صفحہ ۱۸ حاشیہ) +

نبوت کے متعلق ہمیشہ یہی مذہب حضرت میرزا صاحب کا رہا ہے ۔ چنانچہ سب سے آخری خط میں بھی اپنی نبوت کو لغوی نبوت قرار دیا ۔ جیسا کہ آپ لکھتے ہیں :۔

سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہوسکتے .... پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے ۔ اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے" (خط بنام اخبار عام مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

اس حوالہ نے ایک تو یہ فیصلہ کر دیا کہ آپ کی نبوت صرف لغوی معنوں کے رو سے ہے اور دوسرا اسبات کا فیصلہ کر دیا ۔ کہ آپ کو کثرت مکالمہ مخاطبہ صرف اپنے زمانہ کے لوگوں پر حاصل ہے نہ کہ کل امت کے لوگوں پر میاں صاحب فرماتے ہیں کہ اب صرف نبوت تشریعی کا دروازہ بند ہے مگر غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے ۔ مگر یہ ان کا خیال ہے ۔ حضرت میرزا صاحب کا مذہب اسکے خلاف ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں :۔

"محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے ۔ کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے ۔ صرف آنحضرت کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے" + (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۷ ۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت میرزا صاحب کی تحریرات سے یہ امر بخوبی ثابت ہے ۔ کہ آپ ہمیشہ مکالمہ و مخاطبہ آلہیہ کو لغوی نبوت سے تعبیر کرتے رہے ہیں ۔ یعنی مکالمہ و مخاطبہ اور لغوی نبوت ایک ہی چیز ہے اور آپ نے بہت سی جگہوں پر یہ مانا ہے کہ مکالمہ مخاطبہ رکھنے والے یعنی لغوی نبوت رکھنے والے لوگ ہمیشہ اسلام میں ہوتے رہے ہیں ۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں +

"سو اصلی نعمت جس پر قوت ایمان اور اعمال صالحہ موقوف ہیں۔ خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے ... یہی وہ نعمت ہے جو انبیاء علیہم السلام کو دی گئی تھی اور پھر اُس امت کو حکم ہوا کہ اس نعمت کو تم مجھ سے مانگو کہ میں تمہیں بھی دونگا۔ .... اگر اس اُمت پر یہ دروازہ بند ہوتا تو سعادت کے تمام دروازے بند ہوتے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۱)

حوالہ بالا سے ثابت ہے کہ اصلی نعمت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے اور یہی وہ نعمت ہے جو پہلے انبیاء کو دی گئی تھی اور پھر اسی نعمت کے عطا کرنے کا وعدہ اُمت محمدیہ سے بھی کیا گیا ہے۔ مگر میاں صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں یہ نعمت آج تک صرف ایک ہی شخص کو ملی ہے باقی سب اُمت اسکے پانے سے محروم رہی ہے۔ پس بقول میاں صاحب نتیجہ یہ نکلا کہ اُمت محمدیہ پر سعادت کے تمام دروازے آج تک بند رہے ہیں۔ کیونکہ میرزا صاحب فرماتے ہیں "اگر اس اُمت پر یہ دروازہ بند ہوتا تو سعادت کے تمام دروازے بند ہوتے"۔ میرزا صاحب تو سعادت کے دروازوں کا کھلا ہونا سب اُمت کے لئے مانتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے جناب میاں صاحب آج تک سب اُمت پر سعادت کا دروازہ بند ہونا مانتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صحابہ و دیگر بزرگان اسلام سعید نہ تھے۔ اور سعید بالمقابل شقی کا لفظ ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے:۔

فمنھم شقی و سعید فاما الذین شقوا ففی النار. واما الذین سعدوا ففی الجنۃ [۱۱/۱۰۸] ترجمہ۔ ان میں سے کوئی شقی ہیں اور کوئی سعید۔ پس شقی آگ میں جائینگے .... اور جو سعید ہیں وہ جنت میں جائیں گے۔

پس جب تمام اُمت شقی ہوئی تو پھر وہ سب کے سب نعوذ باللہ اہل دوزخ ہوئے۔ ہمارے مبائعین دوست بالضرور یہ جواب دینگے کہ یہ غلط الزام ہے جو ان پر لگایا گیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ غلط نہیں بالکل صحیح ہے۔ کیا حضرت میرزا صاحب نے یہ نہیں لکھا کہ اصلی نعمت مکالمہ و مخاطبہ ہی ہے کہ جو انبیا کو دیا گیا۔ اگر اصلی نعمت جو انبیا کو دی گئی تھی نبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ اور بقول میرزا صاحب وہی اصلی نعمت یعنی نبوت تمام اُمت کو ملی۔ مگر بقول میاں صاحب وہ اصلی نعمت یعنی نبوت سوائے میرزا صاحب کے کسی کو نہیں ملی۔ پس اگر وہ اصلی نعمت گذشتہ صلحاء کو نہیں ملی تو معلوم ہوا

کہ انکو سعادت بھی نہیں ملی۔ حضرت میرزا صاحب تو فرماتے ہیں کہ یہی اصلی نعمت ہے جس پر قوت ایمان اور اعمال صالحہ موقوف ہیں۔ پس اگر گذشتہ اُمّت اِس اصلی نعمت سے محروم ہے تو معلوم ہُوا کہ اُن کو قوت ایمانی اور قوت اعمال صالحہ بھی نصیب نہیں ہوئی۔ کیونکہ قوت ایمانی و اعمال صالحہ اس نعمت پر موقوف تھی۔ اور وہ نعمت ان کو ملی نہیں۔ حضرت میرزا صاحب کا ایک اور حوالہ بھی یہاں قابل ذکر ہے۔ جو یہ ہے :۔

اب جبکہ ان حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنیوالا عیسیٰ اُمتی ہے تو کلام الٰہی میں اُس کا نام **نبی** رکھنا ان معنوں سے نہیں ہے جو ایک مستقل نبی کے لئے مستعمل ہوتے ہیں بلکہ اس جگہ **صرف** یہ مقصود ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس سے **مکالمہ مخاطبہ** کرے گا۔ اور **غیب** کی باتیں اُس پر ظاہر کرے گا۔ اسلئے باوجود اُمتی ہونے کے وہ نبی بھی کہلائیگا اور اگر یہ کہا جائے کہ اس **امت** پر قیامت تک دروازہ **مکالمہ مخاطبہ** اور وحی الٰہی بند ہے تو پھر اس صورت میں کوئی اُمتی نبی کیونکر کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ نبی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ خدا اُس سے ہمکلام ہو تو اس کا یہ جواب ہے کہ **اس امت پر یہ دروازہ ہرگز بند نہیں ہے** ۔ اور اگر اس اُمّت پر یہ دروازہ **بند** ہوتا تو یہ اُمّت ایک **مُردہ** اُمّت ہوتی اور خدا تعالےٰ سے **دُور** اور **مہجُور** ہوتی ۔ اور اگر یہ دروازہ اِس اُمت پر بند ہوتا تو کیوں قرآن میں یہ دُعا سکھلائی جاتی **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔ جس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ **مکالمات ومخاطبات الٰہیہ کا بند ہے** ۔ اگر یہ معنے ہوتے تو یہ اُمت ایک لعنتی اُمت ہوتی جو شیطان کی طرح ہمیشہ سے خدا تعالیٰ سے دُور اور مہجُور ہوتی"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ **حصہ پنجم صفحہ ۱۸۲-۱۸۳**)

اِس حوالہ میں میرزا صاحب **اپنی نبوت** کی یہ تشریح فرماتے ہیں۔ کہ مجھے نبی کہنے کا صرف یہ مقصود ہے۔ کہ مجھے مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے۔ اور غیب کی باتیں مجھ پر ظاہر کی جاتی ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی یہ لکھتے ہیں۔ کہ ایسی نبوّت کا

دروازہ اس اُمّت پر بند نہیں جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ جس نبوت کا دروازہ میرزا صاحب کے لئے کھلا ہے اُسی نبوت کا دروازہ سب اُمّت کے لئے کھلا ہے اور جس نبوت کا دروازہ سب اُمّت پر بند ہے اُسی نبوت کا دروازہ میرزا صاحب پر بھی بند ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ اگر یہ دروازہ اُمّت محمدیہ پر بند ہوتا تو پھر یہ اُمّت ایک مُردہ اُمّت۔ خدا سے دُور اور مہجور اُمّت۔ لعنتی اُمّت۔ اور شیطان کی طرح خدا سے دُور اور مہجور اُمّت ہوتی۔ اب جناب میاں صاحب اور اُن کے غالی مُرید سب اُمّتِ محمّدیّہ پر میرزا صاحب والی نبوت کا دروازہ بند اور قطعاً بند کرتے ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ میاں صاحب کے نزدیک کُل اُمّتِ محمّدیّہ ایک مُردہ اُمّت۔ خدا سے دُور اور مہجور اُمّت۔ لعنتی اُمّت۔ اور شیطان کی طرح خدا سے دُور اور مہجور اُمّت ہے۔ یہ نتیجہ ہے غُلو اور جاہ طلبی کا

اللھم احفظنا ولجمیع المومنین والمومنات بحرمۃ نبیک وآلہ الامجاد۔ امین ثم امین

خاکسار

سیّد مُدثّر شاہ گیلانی پشاوری

حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم-اے ایل ایل بی کی تصنیفات

النّبوّۃ فی الاسلام:- اس کتاب میں نبوت کاملہ تامہ اور نبوت ناقصہ یا محدثیت کی خوب تشریح قرآن حدیث اور اقوال ائمہ سے کیگئی ہے نبوت کی علت غائی اور ختم نبوت محمدیہ پر ایک لطیف اور سیر کن بحث ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کے دعاوی پر بھی آپ کی تمام تصنیفات سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ غرض مسئلہ نبوت میں یہ کتاب اپنی آپ نظیر ہے۔ حجم پونے چھ سو صفحہ قیمت عہ مجلد عہہ

نکات القرآن ہر چہار حصص۔ قرآن مجید کے پہلے پانچ پاروں پر تفسیری نوٹ ہیں جنہیں زمانہ کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مصنف نے لطیف تفسیر کی ہے۔ ملک کے نامور اخبارات زمیندار وغیرہ نے ان پر بہت اچھے ریویو کئے ہیں قیمت عم

مسیح موعود۔ اس کتاب میں نزول مسیح ابن مریم پر سیر کن بحث کی گئی ہے حضرت مسیح کس طرح نازل ہونگے کیا نازل ہونگے؟ ان تمام سوالات کو قرآن مجید اور احادیث سے حل کیا گیا ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی مسیحیت و مہدویت پر بھی مشرح و بسیط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت عہ مجلد عہہ

جمع قرآن:- اس کتاب میں جمع قرآن کے متعلق تمام تاریخی واقعات کو نہایت تحقیق سے لکھا گیا ہے۔ اور جو اعتراضات حفاظت قرآن مجید پر غیر مذاہب کیا کرتے تھے انکا رد کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر منگانا کے صفحات قرآنی کی حقیقت بھی الم نشرح کی گئی ہے قیمت ۱۰ ار

احمدیہ موومنٹ (سلسلہ احمدیہ انگریزی میں) حضرت مولوی محمد علی صاحب نے چار ٹریکٹ لکھے ہیں۔ جن میں تمام کوائف متعلقہ سلسلہ احمدیہ کو قلمبند کیا ہے بانی سلسلہ کی زندگی کے حالات اس کے کارہائے نمایاں اسکی پیشگوئیاں اور اسکے خلاف غلط الزامات غرض ان تمام مضامین پر ان چار ٹریکٹوں میں روشنی ڈالی گئی ہے اور چوتھے ٹریکٹ میں سلسلہ کے اختلافی مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ انگریزی خوان حضرات کے لئے یہ کتابیں نہایت مفید ہیں۔ قیمت نمبر اول ۴ر نمبر دوم ۴ر نمبر سوم ۴ر نمبر چہارم ۱۲ار کل عہر

حقیقۃ المسیح۔ از روئے بائبل و قرآن عیسائیوں کے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے جو وہ حضرت مسیح کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی ذات مقدس پر کیا کرتے ہیں مسلمان کے ہاتھ میں یہ کتاب ہونی چاہئے۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ۔ مہتمم تصنیفات احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

رنجیت پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام ماسٹر چند سنگھ پرنٹر و پبلشر کے چھپا اور سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا